دیدہ ور

قلم قتلے

ایک سرکاری ڈاکٹر مالی سے کہہ رہا تھا۔ "اوئے تو پودے نہیں لے کر آیا۔"؟

"او جی! ایکسین صاحب گھر پر تھے" مالی نے جواب دیا۔

"جس دن ایکسین گھر پر نہ ہو۔ اسی دن چار پانچ پودے لے آنا۔ یہ کوئی جرم نہیں ہے۔ سرکاری پودے ہیں۔ ایکسین کے باپ کی جائیداد نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "اور گھاس کاٹنے والی مشین بھی تو نہیں لایا" ڈاکٹر نے پوچھا۔

"جی وہ ان کی ذاتی ہے۔ باہر نہیں جانے دیتے" مالی نے جواب دیا۔

"کسی دن کہنا۔ خراب ہو گئی ہے۔ ٹھیک کروانے لے جا رہا ہوں۔ دو تین گھنٹے کام کر کے واپس دے دینا۔" ڈاکٹر نے ہدایت کی۔

....

مہینے کی پہلی تاریخ کا واقعہ ہے میں نواں شہر میں رہتا تھا۔ دفتر جانے سے پہلے گھر کی کوئی چیز خرید کے لئے محلے کی پرچون فروش کی دکان پر گیا۔ پرچون فروش بوڑھا آدمی تھا۔ اپنا لمبا بہی کھاتہ آنکھوں سے لگائے پہلی تاریخ پر لوگوں سے وصولی کئے جانے والے ادھار کے حساب کتاب میں مگن تھا اور ساتھ ساتھ ماحول سے بے نیاز۔ بڑی لَے کے ساتھ گنگنا رہا تھا۔

"اللہ اپنی جنا بوں دیوے تے بندیاں توں کی لیناں!"

....

ایک دفعہ ایک بڑھیا ایک بزرگ کے پاس گئیں اور رونے لگیں کہ "میرا بیٹا تبلیغ دین کے سلسلے میں چالیس دن کے لئے جا رہا ہے۔ اسے روک لیں میں اکیلی رہ جاؤں گی۔ بزرگ نے لڑکے کو سمجھا بجھا کر روک دیا۔ کچھ عرصے کے بعد وہی خاتون اُسی بزرگ کے پاس آئیں کہنے لگیں۔ "میرے بیٹے نے امریکہ ویزے کے لئے درخواست دی ہے۔ دعا کریں۔"

بزرگ نے کہا "اب تم اکیلی نہیں رہ جاؤ گی؟" کہنے لگیں "ایک سال کی تو بات ہے چٹکی بجاتے میں گزر جائے گی۔"

....

پرنسپل گرلز کالج نے پرنسپل بوائز کالج (جو آمنے سامنے تھے) کو شکایت کی کہ آپ کے کالج کے لڑکے کالج

سے باہر کھڑے رہتے ہیں اور میرے کالج کی لڑکیوں کو چھیڑتے ہیں۔"

"تمہارا" لڑکی باہر کھڑا رہتا ہے اور "ہمارا" لڑکے کو چھیڑتا ہے۔ "میری" "سٹوڈنٹ" "تمہارا" لڑکی کو نہیں چھیڑتا۔ کبھی میں نے بھی آپ کو چھیڑا ہے۔ آج بھی آپ ہی نے پہلے گفتگو شروع کی ہے۔" اور کالج کا چوکیدار لڑکوں کو دروازے سے ہٹانے کے لئے کہہ رہا تھا:

"گیٹ آؤٹ۔ گیٹ آؤٹ۔ اِف یو وِل ناٹ گیٹ آؤٹ۔ آئی شیل سے دا پرنسپل ٹو گیٹ آؤٹ۔"

. . . .

ہمارے محلے میں سرکاری ٹونٹیوں میں پانی برائے نام آتا ہے۔ گرمیوں میں تو بالکل نہیں آتا۔ "واسا" بل باقاعدہ وصول کرتا ہے۔ گلی میں چند گھروں نے پانی کھینچنے والی موٹریں لگا رکھی ہیں۔ ایک دن میں نے گھر میں بات کی کہ پانی کی دقت ہے کیوں نہ ہم بھی ویسی ہی موٹر لگا لیں۔ چلتے چلتے بات بچوں سے عورتوں میں پھیلی۔ ایک دن ایک بچے نے بتایا کہ ساتھ والی ہمسائی کہہ رہیں تھیں۔ "میں نے بھی اپنے میاں سے پانی کھینچنے والی موٹر لگوانے کی بات کی تھی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ نہ نہ۔ اپنے گھر کے لئے دوسروں کا پانی کھینچنا بہت بڑا گناہ ہے۔"

مگر قارئین! اسے کیا کہا جائے کہ وہی ہمسایہ بجلی کے بل میں چوری کے لئے میٹر انسپکٹر سے مل کر ہر مہینے میٹر پیچھے کروالیتا ہے۔ اسی حلوائی کی طرح جو نمازی ہے۔ تہجد گزار ہے۔ مذہب کا بہت بڑا پرچارک ہے۔ مگر دودھ خراب ہو جانے کی صورت میں اسی کی برفی بنا کر بیچ دیتا ہے۔

. . . .

ایک مسافر دوسرے مسافر سے: "آپ کا اسم شریف؟"

"بندے کو حاجی قدرت اللہ کہتے ہیں۔ اور جناب کی تعریف؟" دوسرے مسافر نے پہلے مسافر سے پوچھا۔

پہلا مسافر: "نمازی علم الدین۔"

"بڑے تعجب کی بات ہے لفظ "حاجی" تو نام کے ساتھ لگاتے تھے۔ مگر "نمازی" کبھی نہیں سنا تھا۔" دوسرے مسافر نے کہا۔

"کیوں؟ اگر ایک دفعہ حج کرنے سے آدمی حاجی کہلاسکتا ہے تو روزانہ پانچ دفعہ نماز پڑھنے سے آدمی نمازی کیوں نہیں کہلاسکتا۔ یہ بھی عبادت ہے وہ بھی عبادت!" پہلے مسافر نے جواب دیا۔

. . . .

میرے ایک رفیق کار کا واقعہ ہے۔ جو انتہائی بدمعاملہ، بدسلوک اور دوسرے کو دکھ دے کر خوش ہونے والی قبیح طبیعت کا مالک تھا۔ باہر سے تو کالا تھا ہی تھا۔ اندر سے بھی کالا تھا۔ نمازی وہ پہلے بھی تھا مگر تبلیغی اجتماع سے واپسی پر بڑی باقاعدگی سے دفتر کی مسجد میں نظر آنے لگا۔ اور پھر ایک دم اس نے مسجد میں آنا چھوڑ دیا۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ "عزیزم! آپ اَب اُس شدومد کے ساتھ مسجد میں نظر نہیں آتے۔"

وہ طرح دے گیا۔ زیادہ اصرار پر دفتر کے ایک دوسرے ساتھی (جو اس کا زخم خوردہ تھا) کا نام لے کر کہنے لگا کہ "جب نماز کے لئے تکبیر کا وقت ہوتا ہے تو وہ آدمی جہاں بھی ہو بھاگ کر میرے ساتھ آکھڑا ہوتا ہے۔ تکبیر کی گونج

میں میرے کان کے ساتھ منہ لگا کر کہنے لگ جاتا ہے:"
"کتا کمینہ۔ کتا کمینہ۔ کتا کمینہ............"

....

ایک محترمہ نے دوسری سے سوال کیا۔ کہ "آپ نے پچھلے سال اپنے بیٹے اور بیٹی کی شادی کی تھی۔ بہو کے متعلق سنائیں کیسے گزر رہی ہے؟"
"جب سے بیٹے کی شادی کی ہے۔ بیٹا مجھے ماں تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں۔ اپنی بیوی اور ساس کے اشاروں پر ناچتا ہے۔" دوسری عورت نے جواب دیا۔
یہ گفتگو سن کر پہلی عورت نے پوچھا "بیٹی کی سنائیں وہ تو خوش ہے۔" کہنے لگیں: "خدا کا شکر ہے۔ بیٹی اپنے گھر میں بہت خوش ہے۔ سسرال والے ذرا اچھے نہیں لیکن ہمیں ان سے کیا غرض۔ ہمیں تو اپنے داماد سے غرض ہے جو اللہ رکھے! بہت ہی فرمانبردار ہے۔ بیوی کے اشاروں پر ناچتا ہے۔ اور میری تو کوئی بات ٹالتا ہی نہیں۔ اور میری بیٹی تو سسرال میں کم ہی رہتی ہے۔"

....

میرے ایک رفیقِ کار نے اپنی بات سنائی کہ:
میری والدہ وفات پا گئیں۔ وفات کے بعد آنے والی جمعرات کو جب میں کام سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو دیکھا کہ باورچی خانے میں ایک ٹرے قسم قسم کے کھانوں سے بھری پڑی ہے۔ میں نے بیوی سے پوچھا" یہ کیا مسئلہ ہے؟" کہنے لگی "اماں جی کی پہلی جمعرات ہے۔ مولوی صاحب کو کھانا بھیجنا ہے"۔ میں نے بیوی سے کہا۔ "اگر تو یہ کھانے میری ماں کو زندگی میں کھلاتی۔ تو وہ مرتی نہ!"

....

شہزاد، شاہد محمود جدون۔
اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ماہ کے آخری جمعہ کو بعد عصر تا مغرب دفتر مجلس احرار اسلام میں درس قرآن منعقد ہوا کرے گا۔ علاوہ ازیں کارکنوں نے ماہانہ چندہ بھی لکھوایا اور آئندہ کے لئے جماعت کا کام زیادہ بہتر اور منظم انداز میں سرانجام دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ مولانا محمد سعید الرحمن علوی اور احرار کارکن محمد اشرف صاحب (رام گلی) لاہور کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔
جناب سید کفیل بخاری کی دعاء کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔